متوسط طبقہ.....تعارفی مباحث

جویریہ ڈوگر

ABSTRACT:

Middle class is most important and active in every society of the world. In this article, it is discussed that middle class has some individual features and it has great significance to make an intellectual and social vision of society.

''متوسط طبقہ'' (Middle Class) کی اصطلاح جیمز براڈشا (James Bradshaw) نے ۱۷۴۵ء میں باقاعدہ طور پر تب استعمال کی جب اس کا پمفلٹ "Scheme to Prevent Running Irish Wools to France"(1) شایع ہوا۔ ابتدا میں یورپ میں متوسط طبقہ کی اصطلاح ایک سے زاید معانی میں استعمال ہوتی رہی ہے بل کہ بعض اوقات اس کے استعمال میں معانی کے تضاد کا عنصر بھی نمایاں رہا ہے۔ یورپ میں ہی اس کو اشرافیہ اور کسانوں کے درمیانی طبقے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ متوسط طبقہ کے وجود کو شعور اور اس کی الگ شناخت میں تاریخ میں دو واقعات نے اہم ترین کردار ادا کیا ایک تو صنعتی انقلاب نے اس طبقے کی شکل واضح کی اور انقلابِ فرانس میں متوسط طبقے کی ہمہ گیر شمولیت نے اسے تاریخ کا اہم ترین واقعات میں سے ایک واقعہ بنا دیا۔ ارسطو کے زمانے سے ہی متوسط لوگوں کے متحرک معاشرتی کردار کا شعور موجود تھا۔ ارسطو نے کہا تھا کہ ''کامیاب سیاسی دور وہ ہوتا ہے جس میں متوسط طبقہ کے افراد بے قابو نہ ہوں یعنی مطمئن ہوں۔ (۲)

متوسط طبقہ کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں جو تقریباً اپنے جوہر کے حساب سے ملتی جلتی ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کے مطابق متوسط طبقہ کو مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

> "A class of people, intermediate between the classes of higher and lower social rank or standing; the social, economic, cultural class, having applroximately average status, income, education tastes and the like." (3)

معاشرے کا وہ حصّہ جو اشرافیہ اور نچلے درجے کے طبقے کے درمیان وقوع پذیر ہوتا ہے۔ معاشرتی، معاشی اور ثقافتی طور پر وہ طبقہ جو بلحاظ آمدن، تعلیم، ذوق اور پسند درمیانے درجے پر فائز ہوتا ہے۔

ایک اور تعریف کے مطابق متوسط طبقہ کو "The class traditionally intermediate between the aristocratic class and the laboring class."(4) قرار دیا گیا ہے۔ یعنی وہ طبقہ جو اشرافیہ اور عام درجے کے مزدور طبقے کے وسط میں پایا جاتا ہے۔

زیادہ تر ماہرینِ عمرانیات نے متوسط طبقہ کی جو تعریفیں کی ہیں وہ میکس ویبر (Max Weber) کی تقلید نظر آتی ہیں۔ میکس ویبر کے الفاظ میں متوسط طبقہ کی تصویر یوں اُبھرتی ہے:

> "A class consisting of professionals or business owners who share a culture of domesticity and sub-urbanity and a level of relative security against social crisis, in the form socially desired skill or wealth."(5)

یوں میکس ویبر کا متوسط طبقہ کے حوالے سے نظریہ، متوسط طبقہ کے اندر منفی یا مثبت طور پر کارزارِ زیست میں آگے بڑھنے کے جنون سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جہاں متوسط طبقہ کے لوگ ادھیڑ عمر میں یا اگلی نسل میں اشرافیہ کی پر تعیش زندگی کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بلا تبصرہ تین اور اہم تعریفیں جو متوسط طبقہ کے حوالے سے زیرِ بحث لائی جاتی ہیں درج ذیل ہیں:

> "The middle class is class of people in the
> (i) middle of a society hierarchy. In socio- economic terms, the middle class is the broad group of the people in contemporary society.
> (ii) who fall socio-economically between the working class and upper class. The common measures of what constitute middle class very significantly among cultures. Their value was considered to be the highest of all class, untill the economy matured and settled in more, and then they were less rich, and leaving the upper class the richest and mealthiest title and class during the late 1800s. (iii) With in capitalism "middle class" initially referred to the bourgeoise and the petite bourgeoise. However, with the improvisation and proletarianisation of much of the petit bougeois world, and the growth of finance capitalism,

"middle class" came to refer to the combination of the labour aristocracy, the professionals, and the white collar workers."

"In Marxism, which defines social classes according to their relationship with the means of production, the "middle class" is said to be the class below the ruling class and above the proletariat in the Marxist social schema."(6)

مارکسزم میں متوسط طبقہ کی اصطلاح دو معانی میں مستعمل ہے ایک تو شہری تاجر طبقہ یا پیشہ وارانہ طور پر ترقی یافتہ معاشرتی حصّہ جو عوام اور خواص کے درمیان پایا جاتا ہے۔ دوسری قسم متوسط طبقہ کی مارکسی معاشرتی فلسفے میں ان لوگوں پر مشتمل ہے جو چھوٹی چھوٹی جائیدادوں کے مالک ہیں اور روزمرہ کی عام مزدوری کی ضرورت سے پاک ہیں۔

ماہرینِ بشریات اور عمرانیات نے متوسط طبقہ کو اعلیٰ اور ادنیٰ معاشرتی حیثیتوں کی درمیانی کڑی تو تقریباً مشترکہ طور پر قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ متوسط طبقہ کُلّی طور پر محض ایک چہرہ نہیں رکھتا۔ متوسط طبقہ کو مزید اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ اقسام اس طبقے کے اندرون میں معاشی، تعلیمی، وراثتی تفاوت کے تحت وجود میں آتی ہیں۔ اس میں پہلی قسم "Upper middle class" (اعلیٰ متوسط طبقہ) ہے۔ ڈینس گلبرٹ، جیمز ہینلین، جوزف ہیلے اور ولیم تھامسن جیسے ماہرین عمرانیات کے مطابق اعلیٰ متوسط طبقے کی تعداد متوسط طبقے کا پندرہ فیصد ہے۔ یہ متوسط طبقہ اعلیٰ تعلیمی سطح کا حامل ہونے کے ساتھ بعض شعبوں میں اعلیٰ پیشہ وارانہ مہارتوں کے حصول سے معاشرے میں نہ صرف معاشرتی طور پر زیادہ قابلِ توجہ اور قابلِ عزت ہوتا ہے بلکہ معاشی طور پر بھی بلند عہدوں پر فائز ہونے کی وجہ سے تحفظ کا احساس رکھتا ہے۔ یہ معاشی تحفظ اور معاشرتی مقام 'اپر مڈل کلاس' کے لوگوں کے اندر خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور زندگی کے میدان میں لگاتار خوب سے خوب تر کی جستجو پر مائل کرتا ہے۔

متوسط طبقے کی دوسری قسم کے لیے انگریزی اصطلاح 'Lower middle class' مستعمل ہے۔ یعنی 'ادنیٰ متوسط طبقہ' کہا جا سکتا ہے لیکن اس اصطلاح کو اگر جزئیات کے ساتھ نہ دیکھا جائے تو اس کی بُنت کے اندر ایک تضاد کا عنصر پایا جاتا ہے یعنی ادنیٰ بھی اور متوسط بھی، لیکن یہاں ادنیٰ کا لفظ نسبتاً اس طبقے کو 'Upper middle class' سے کمتر حیثیت کا حامل ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق "Upper middle class" اور "Lower middle class" کے باہمی فرق کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"The lower middle class has lower educational attainment, considerably less workplace autonomy, and lower incomes than the upper middle class."

سادہ طور پر ماہرین عمرانیات نے متوسط طبقے کے اندر دونوں گروہوں کو ایک مثال کے ذریعے اس طرح واضح تر کیا ہے کہ ’اپر مڈل کلاس‘ میں ایک گھر میں جس پُرسہولت زندگی کے لیے ایک آدمی کی کمائی کافی ہوتی ہے اُسی معاشرتی سطح پر زندگی بسر کرنے کے لیے ’لوئر مڈل کلاس‘ کے ایک گھر کو دو کارکن درکار ہوتے ہیں۔ بقول تھامپسن:

"The lower middle class needs two income earners in order to sustain a comfortable standard of living, while many upper middle class house holds can maintain a similar standard of living with just one income earner."(7)

کارل مارکس نے نہ صرف متوسط طبقے کے معاشرتی عوامل کی کثیر الجہت اثر انگیزی کی نشان دہی کی ہے بلکہ اپنے انقلابی معاشی اصلاحات کی عملی صورت گری میں نچلے متوسط طبقہ کے کردار کو کلیدی اور بنیادی قرار دیا ہے:

"The lower middle class has no special class interests. Its liberation does not entail a break with the system of private property. Being unfitted for an indipendent part in the class struggle, it considers very decisive class struggle a blow at the community. The conditions of his own personal freedom, which do not entail a departure from the system of private property, are in the eyes of the member of the lower middle-class, those under which the whole of society can be saved." (8)

ذاتی ملکیت کی لامحدود وسعت اور اس کے نتیجے میں امیر کا امیر تر اور متوسط طبقے کے نچلے حصّے کا غریب طبقے میں داخلہ، متوسط طبقے کے اندر شدید معاشرتی ردِعمل کا باعث بنتا ہے۔

مارکس نے ’لوئر مڈل کلاس‘ کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا تھا کہ وہ روسی معاشرے کے ’’اندرونی دشمن‘‘ تھے جو زارِ روس کے تحت تمام تر مادی ناانصافیوں کا علمبردار تھا۔ جہاں مزدور کی اجرت پسینہ خشک ہونے تک تو کُجا، خون کا آخری قطرہ نچُڑ جانے کے بعد بھی کم ہی ادا کی جاتی تھی۔ جہاں محنت اور اُجرت کے مابین لامتناہی فاصلہ تھا۔ وہاں متوسط طبقہ کے نچلے حصّے نے اپنا انقلابی کردار ادا کیا۔

اسی طرح انقلابِ فرانس میں جس طبقے نے نہ صرف اپنی عملی بغاوت سے حصّہ ڈالا بلکہ انقلاب کی فضا سازی میں اہم ترین کردار ادا کیا وہ بھی متوسط طبقہ تھا اسی لیے یورپ میں انیسویں صدی کو ’’متوسط طبقہ کی صدی‘‘ قرار دیا گیا۔

متوسط طبقہ اپنی نئی نسل کو کامیاب شہری بنانے کے لیے خصوصی طور پر اپنی وراثتی جائیداد اور مہارتوں کو منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بقول ایمرسن ہیڈلے:

"Members of the middle class conciously use their available sources of capital to prepare their children for the adult world." (9)

متوسط طبقے کے افراد اپنی نئی نسل کی پرورش اور تربیت پر خصوصی توجہ صرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اشرافیہ کی طرح ان کے اندر بظاہر اپنی کبھی نہ ختم ہونے والی زمینوں، فیکٹریوں اور جائیدادوں کا زعم نہیں ہوتا لہٰذا وہ شعوری طور پر کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچے آنے والے زمانے میں یا دوسرے الفاظ میں والدین کی غیر موجودگی کے وقت میں ایک فعال، خودمختار، خوشحال اور معزز فرد کی حیثیت میں ارتقائی سفر جاری رکھیں۔ اس خواب کی تعبیر کی تلاش میں متوسط طبقہ کے لوگ اشرافیہ اور غربا کی نسبت اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔

اشرافیہ میں والدین اپنی ذاتی مسرّتوں کی تلاش اور مصروفیات کی وجہ سے بچوں کی پرورش اور تربیت براہِ راست خود کرنے سے قاصر ہوتے ہیں جبکہ غربا کے لیے روٹی روزی کی دوڑ دھوپ اور مشقت کی پیدا کردہ تھکن انہیں اتنا وقت میسر نہیں ہونے دیتی کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ آزاد ذہن کے ساتھ تربیتی مقاصد لے کر وقت گزاریں۔ متوسط طبقہ کے افراد کسی صورت بھی گوارا نہیں کرتے کہ ان کے بچے زندگی کے متعین راستوں کی حدود و قیود سے بیگانہ ہو جائیں لہٰذا ان کا پہلا اقدام تو بچوں کی تربیت میں سختی سے کام لینے کا ہوتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بچوں کے اندر یہ شعور پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ سختی ان کے بہتر مستقبل کی ضامن ہے اور اس طرح والدین اور بچوں کا باہمی ربط، تعلق اور انسیت متوسط طبقہ میں باقی طبقات کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ متوسط طبقہ میں تعلیم کا رجحان بھی اشرافیہ اور غربا کے بچوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اس کی معاشرتی نفسیاتی وجوہات واضح ہیں کیونکہ اشرافیہ کی نئی نسل کے اندر تعلیم کی ضرورت کے احساس کا فقدان ہوتا ہے اور غربا کے یہاں وسائل کی کمی بچپن میں مزدوری کی صورت میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ متوسط طبقہ کے افراد کے اندر اپنے وراثتی ہُنر کو مزید نکھارنے یا جائیداد وغیرہ کے تحفظ کا شعور زیادہ ہوتا ہے اور دستیاب ہنر یا جائیداد کے مثبت استعمال کا رجحان بھی اشرافیہ کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ متوسط طبقے میں پروان چڑھنے والے افراد معاشرتی تنہائی کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ متوسط طبقہ کے لوگ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو سکول اور کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کھیل کود کے میدانوں، موسیقی، رقص، ڈراموں وغیرہ میں شرکت کی ترغیب دیتے ہیں نیز شادی بیاہ کے اجتماعات، تجہیز و تدفین کی رسوم، مذہبی تہواروں وغیرہ میں نئی نسل کی شمولیت ایک لازمی امر ہوتا ہے جس سے ان کے لیے معاشرتی تعامل کے دروازے ہمہ وقت کُھلے رہتے ہیں۔ Gore Vidal نے رسوم و رواج کے حوالے سے متوسط طبقے کی گرم جوشی کو خصوصاً شادی بیاہ کے ادارے کی مضبوطی کے تناظر میں دُنیائے ادب کے اندر ناولوں میں تخیّل کی کمی کی وجہ یہ بھی قرار دی ہے کہ زیادہ تر ناول متوسط طبقے کی شادیوں کی تصویر کشی پر مبنی ہوتے ہیں اس کے الفاظ میں یہ چیز (شادی) متوسط طبقہ کی اہم ترین دلچسپی ہے۔ "The most important thing there is for middle class people"(10) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد برصغیر میں نئی طبقاتی درجہ بندی

سامنے آئی۔

انیسویں صدی میں برصغیر کے نظامِ تعلیم نے ایک نئی طرز کے متوسط طبقے کے ظہور میں اہم کردار ادا کیا۔ ابتدائی طور پر ہندوؤں کے یہاں متوسط طبقے کے پھیلاؤ میں انگریزی نظامِ تعلیم کی انقلابی حیثیت اور قبولیت سامنے آئی۔ بعد ازاں مسلمانوں کے اندر معاشرتی تطابق کی خواہش پیدا ہوئی۔ تحریکِ علی گڑھ نے متوسط طبقہ کو بڑے معاشرتی دھارے میں شامل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

متوسط طبقہ کے اندر انگریز دشمنی کی لہر کو کم کرنے کے لیے نئے طرزِ تعلیم کا سہارا لیا گیا۔ یہاں متوسط طبقہ کے مختلف روپ سامنے آئے لیکن اس طبقے کی اہمیت اس کے ہر روپ میں واضح ہے۔ بقول احتشام حسین ''یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اس متوسط طبقے کی پیدائش دور رس اثرات رکھتی تھی۔'' (۱۱)

۱۸۵۷ء میں متوسط طبقے کو جس نئے معاشرتی شعور کے انجذاب کا موقع ملا اس سے تخریب کے اندر تنظیم اور انتشار کے نتیجے میں از سرِ نو تعمیر سازی بھی ظہور پذیر ہوئی اور متوسط طبقے کو اپنے مسائل کے سرچشموں اور ان کے تدارک کے مراحل کا ادراک ہوا۔ بقول محترمہ فرزانہ نسیم اس احساس کی بازگشت انیسویں صدی کے اواخر کے ادب میں نمایاں طور پر سُنی جا سکتی ہے۔

> ''۱۸۵۷ء کے حالات کے بعد متوسط طبقے میں معاشرتی بیداری پیدا ہوئی جس کی وجہ سے اس طبقے کو اپنے مسایل کا خیال آنے لگا۔ اس لیے اس دُور میں لکھے جانے والے ناولوں کا آغاز محلوں اور حویلیوں میں رہنے والوں کے ذکر سے نہیں ہوتا بلکہ ان خاندانوں کے حوالے سے ہوتا ہے جو تھوڑے بہت خوشحال تھے اور بدحالی کا شکار ہو گئے تھے یا پھر ہوتے جا رہے تھے۔ اس لیے ان ادیبوں نے اپنی تخلیقات میں مرکزی کردار ایسے لوگوں کو بنایا جو پڑھے لکھے ہیں اور ان میں تبدیلیوں کی خواہش ہے۔ جو خود کو بدل کر دوسرے لوگوں کو بدلنا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔'' (۱۲)

۱۸۵۷ء کے واقعات نے متوسط طبقے کے سماجی ڈھانچے، گھریلو رسوم و رواج کو بھی بدلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے قبل متوسط طبقے میں شادیاں انتہائی کم عمری میں ہوتی تھیں۔ طلاق کی گنجائش نہ ہونے کے برابر تھی۔ بیوگان کے لیے نکاحِ ثانی کا تصور عملی طور پر مفقود تھا لیکن جدید فکر نے عورت کی پسماندگی کے دروازوں کو بند کرنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ اس تناظر میں محمد اکرام نے آبِ کوثر میں تفصیل سے بحث کی ہے۔

> ''یہ نیا متوسط طبقہ ایسی روائتیں چاہتا تھا جو اپنے ملک کی ترقی کو مغربی تصوّرات کے بنائے ہوئے ضابطوں کی بنیاد پر وسعت دے۔ وہ قدیم نظریات سے مطمئن نہ تھا اور معاشیات میں زرعی نظام سے، مذہب و اخلاق میں تسلیم شدہ روایات سے، ادب میں محدود فنی تجربوں سے اُوپر اُٹھنا چاہتا تھا۔ اس نے نئے شعور کو اپنا کر صنعتی سرمایہ دارانہ طرزِ فکر کو قبول کرنے کی کوشش کی۔'' (۱۳)

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی ناکامی نے عوام کے اندر حقیقت پسندی کی سوچ ابھاری۔ خاص طور پر متوسط طبقہ کے فکر وخیال کو نئی روشنی دی کیونکہ اشرافیہ کو انگریز کی چوٹوں نے نڈھال کر دیا تھا اور وہ زیرِ عتاب تھے کچھ یاس کی تاریکیوں میں ڈوب گئے اور گوشہ نشین ہو گئے۔ کچھ روپوش ہو گئے۔ کچھ شاہ سے گدا بن گئے۔ غرض کہ ان کی زندگیاں توازن سے محروم ہو گئیں۔ غریب طبقہ بنیادی ضرورتوں تک رسائی کی جدوجہد میں ہی اپنی زندگیاں صرف کرتا رہا لیکن متوسط طبقے کو ۱۸۵۷ء کے دھچکے سے جہاں وقتی طور پر معاشرتی تبدیلی سے تطابق میں مشکلات درپیش آئیں وہیں ان کو ۱۸۵۷ء کی صورتِ حال پر غور کرنے سے زندگی میں نئے امکانات بھی دکھائی دیئے۔ مغلیہ دور کے طے شدہ شاہی روّیوں کے برعکس جدید تر معاشرتی نظام جہاں غیر ملکی حکمرانوں کے اہداف قدرے مختلف تھے اور متوسط طبقہ کے فرد کے لیے ذاتی نشوونما کے مواقع وسیع تر۔ اس صورت میں متوسط طبقہ کی تخلیقی قوتیں بھی بیدار ہوئیں۔ بعض نے موقع پرستی اور ابن الوقتی کے شعار کو اپنایا۔ بعض نے محنت کے بل بوتے پر نئی معاشرتی درجہ بندی میں بہتر مقام کے حصول کی کوشش کی۔ متوسط طبقہ کے ایک حصّے نے بہتر تنقیدی شعورِ حیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی مذہبی اور علاقائی روایات کے دائرے میں رہتے ہوئے جدید علم و ہنر کو بھی اپنے طبقاتی وجود کا حصّہ بنایا۔ مختصر یہ کہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی برصغیر میں متوسط طبقہ کے خدوخال کو اُجاگر کرنے اور ایک چندنئی صورتوں میں ڈھالنے کا بنیادی محرک بن کر سامنے آئی۔

مجموعی طور پر متوسط طبقہ کے حوالے سے عالمی سطح پر ہونے والے مباحث کو بعض مفکرین کی آرا کے ساتھ یوں سمیٹا جا سکتا ہے۔ بلّی وائلڈر (Billy Wilder) نے اس دعویٰ کے ساتھ کہ نہ وہ لوگوں کے بارے میں خوش گمانی کا شکار ہوتا ہے اور نہ انہیں ان کی حقیقی حیثیت سے کمتر گردانتا ہے، متوسط طبقے کے افراد کو 'Normal People' (۱۴) کی اصطلاح سے یاد کیا ہے۔

متوسط طبقہ پر دلچسپ ترین تبصرہ Orron Wells کا ہے جس کے اندر مزاح اور طنز کے ساتھ فکر کی آمیزش بھی ہے اور تاریخی صداقتوں کی طرف اشارہ بھی ہے کہ:

> "The enemy of society is middle-class and the enemy of age is middle-age." (15)

اس بیان کا پہلا حصّہ متوسط طبقہ کے حوالے سے تعمیری کردار کے برعکس دوسری صورت کو بھی سامنے لاتا ہے یعنی نفسیاتی اعتبار سے بعض اوقات متوسط طبقہ کے افراد اپنی ذاتی محنت سے معاشرتی رکاوٹوں کو عبور کر کے جو مقام بناتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے اندر ایک انتقامی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات متوسط طبقے کے افراد منفی جذبوں کی زد میں آ کر، کسی مقام کے حصول کے بعد دوسروں کے لیے قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرنا اپنی زندگی کا منشور بنا لیتے ہیں۔ اذیت دہی ان کا مقصدِ حیات بن جاتا ہے اور یوں معاشرہ تعمیر کی بجائے تخریب کی جانب مایل ہوتا ہے۔ ایسے منفی ذہنوں کے اتحاد بعض اوقات پوری معاشرتی زندگی کی بساط لپیٹ دینے کی کوشش کرتے ہیں، انتشار پیدا کرتے ہیں اور ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے اخلاقی ضابطوں کی پائمالی سے گریز بھی نہیں کرتے۔

برصغیر میں مغلیہ زوال کے زمانے میں ایسے گروہ سامنے آتے ہیں۔

اکیسویں صدی میں متوسط طبقہ کے حوالے سے عالمی شعور کونئی اہمیت کا احساس عرب ممالک کی بدلتی سیاسی صورتِ حال سے مزید گہرا ہوا ہے۔ تیونس، لیبیا، مصراور شام وغیرہ کے اندر سیاسی، سماجی، معاشرتی سطح پر شدید ترین ردِّعمل کے سرچشمے متوسط طبقے کی فکر وعمل سے پھُوٹے ہیں۔عرب ممالک کے یہ اثرات دیگر ممالک میں بڑی تیزی سے منتقل ہو رہے ہیں گویا متوسط طبقہ اپنی ترجیحات اور خوابوں کے زیرِ اثر ایک نئی دُنیا کی تشکیل میں سرگرمِ عمل ہے۔ بھارت میں ''عام آدمی پارٹی'' بھی اسی لہر کی ہلکی سی تبدیل شدہ صورت ہے اور پاکستان میں بھی پچھلے چند سالوں میں کچھ تحریکوں اور ایک جماعت میں 'سِول سوسائٹی' کا متحرک کردار بھی اسی نئی فکری سرگرمی کا شاخسانہ ہے۔ اکونوسٹ (فروری ۲۰۰۹ء) کے مطابق ''اب نصف دُنیا متوسط طبقہ پر مشتمل ہے۔'' اسی مضمون میں ۲۰۳۰ء تک دُنیا میں متوسط طبقہ کے مکمل غلبہ کی پیش گوئی کی گئی ہے۔متوسط طبقہ کے زیرِ اثر ظہور پذیر ہونے والی دُنیا سے بہتر انسانی رویّوں کی اُمیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں کیونکہ اشرافیہ کے اندر اپنی ذات کو مرکز مان کر زندگی بسر کرنے کا رجحان قومی ہوتا ہے جب کہ متوسط طبقہ کے لوگ اپنی نسل اور نسلِ انسانی کے لیے ایثار اور قربانی کے جذبوں سے مملو ہوتا ہے۔ نفسیاتِ انسانی کے نباض، عظیم ڈرامہ نگار جارج برنارڈ شا نے اس حقیقت کو یوں بے نقاب کیا ہے کہ:

> "I have to live for others and not for myself, that is middle class morality." (16)

> بقول اینے اینڈ: ''اشرافیہ قوموں کا ماضی ہیں اور متوسط طبقہ قوموں کا مستقبل ہے۔'' (۱۷)

حوالہ جات:

(1) Gunn, Sim, Rachel, ***Middle Classes: Eir Rise and Spraul***, Phonenix, 2003, p. 29

(2) Ibid, p. 69

(3) Ibid, p. 113

(4) Kerbo Harold, ***Social Stratification and Inequality***, New York: M. Hill, 2011, p. 63

(5) Ibid, p. 103

(6) Butler, Tim & Savage, Mike (eds), ***Social Change and The Middle Classes***, London: University College Press, 1995, p. 204

(7) Ibid, p. 171

(8) Ibid, p. 102

(9) Bertaux, Daniel & Thompson Paul, ***Pathways to Social Class: A Qualitative Approach to Social Mobility***, London: Clarendon Press, 1997, p. 131

(10) Giddens, Anthony; ***The Class Structure of The Advanced Societies***, London: Hutchinson, 1981, p. 47

(۱۱) انورسدید، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تحریکیں، کراچی: انجمن ترقی اُردو پاکستان، ۲۰۱۰ء، ص: ۱۳۳

(۱۲) فرزانہ نسیم، اُردو ناول میں متوسط طبقے کے مسائل، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۱۱

(۱۳) انورسدید، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تحریکیں، لاہور: ص: ۲۰۹

(14) Sennett, Richard & Cobb, Jonathan, ***The Hidden Injuries of Class***, Vintage, 1972, p. 59

(15) Savage, Mike; ***Class Analysis and Social Transformation***, London: Open University Press, 2000, p. 74

(16) Ibid, p. 39

(17) Ibid, p. 36